2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کا اہم ترین پہلو بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) کی نمو کی بحالی تھا جو کہ م س16ء کے اسی عرصے کی 4.0 فیصد شرح سے بڑھ کر 5.8 فیصد تک ہوگئی۔ نتیجتاً، ایل ایس ایم کی نمو مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ سال کی سطح 3.9 فیصد تک پہنچ گئی۔

اِمسال زرعی شعبے میں بھرپور پیداوار سے گذشتہ برس ہونے والی کمی کا ازالہ ہوسکے گا۔ دریں اثنا، تھوک، خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ کی حوصلہ افزا صورت حال کے پیشِ نظر ہمیں توقع ہے کہ شعبہ خدمات گذشتہ برس کے نمو کے تسلسل کو برقرار رکھے گا۔ لہٰذا، عمومی اعتبار سے م س 17ء میں جی ڈی پی کی نمو گذشتہ سال کی سطح سے بڑھ سکتی ہے۔

جدول 2.1: گندم کے اہداف برائے مالی سال 17ء

	رقبہ (ہزار ہیکٹر)		یافت (کلو فی ہیکٹر)		پیداوار (ہزار ٹن)	
	3 سالہ اوسط	ہدف م س17ء	3 سالہ اوسط	ہدف م س17ء	3 سالہ اوسط	ہدف م س17ء
پنجاب	6,940	6,800	2,813	2,868	19,520	19,500
سندھ	1,128	1,150	3,372	3,652	3,802	4,200
خیبر پختونخوا	765	760	1,726	1,842	1,321	1,400
بلوچستان	373	400	2,344	2,250	873	900
پاکستان	**9,205**	**9,100**	**2,772**	**2,857**	**25,516**	**26,000**

ماخذ: پاکستان ایگریکلچرا سٹیٹسٹکس اور سپار کو

2.2 فصل کا شعبہ

گنے اور کپاس کی (گذشتہ برس کے مقابلے میں) بہتر فصل نے خریف کے موسم میں فصل کے شعبے کو درکار مہمیز فراہم کی، جبکہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق گندم کی فصل کی پیداوار گذشتہ برس کی 25.4 ملین ٹن کی سطح کے قریب رہے گی، یہ سطح م س 17ء کے 26 ملین ٹن کے ہدف سے تھوڑی کم ہے (**جدول 2.1**)۔[1]

[1] سالانہ منصوبہ برائے 17-2016ء میں گندم کی پیداوار کا ہدف 27.4 ملین ٹن کا مقرر کیا گیا تھا، جسے بعد ازاں وفاقی کمیٹی برائے زراعت نے کم کرکے 26 ملین ٹن کر دیا۔ اس ہدف کے تحت فصل کی یافت کا تخمینہ 2857 کلو فی ہیکٹر لگایا گیا، جو کہ گذشتہ 3 برسوں کی ریکارڈ کی جانے والی اوسط یافت 2772 کلو فی ہیکٹر سے زیادہ ہے۔

ربیع کے موسم کے ابتدائی حصے میں پانی کی کمی دیکھی گئی،(**باکس 2.1**)، لیکن جنوری 2017ء میں ملک بھر میں طویل بارشوں کے بعد صورتِ حال خاصی بہتر ہوگئی۔ اس کے ساتھ کم درجہ حرارت کے طویل ادوار اور دیگر خام مال (کھاد اور قرضے) کی بہتر دستیابی سے گندم کی پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے۔[3, 2]

شکل 2.1.1: آبپاشی کا پانی پنجاب اور سندھ میں (اکتوبر تا جنوری) **مجموعی بارش**

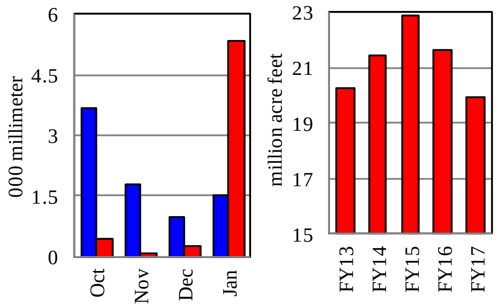

Source: Indus River System Authority

Source: SUPARCO

باکس: ربیع کے آغاز میں پانی کی دستیابی

ربیع کے موسم کے آغاز میں آبپاشی کے لیے پانی کی کمی اور خشکی کے طویل ادوار گندم کی بوائی کے رقبے میں کمی کا باعث بنے (بالخصوص ملک کے بارانی علاقوں میں)۔

خاص طور پر، پنجاب اور سندھ کے لیے آبپاشی کے پانی کی فراہمی میں کمی سے اکتوبر 2016ء تا جنوری 2017ء کے دوران گندم کے زیر کاشت رقبے میں 8.1 فیصد کمی واقع ہوئی، ان صوبوں کا گندم کی کاشت میں حصہ 85 فیصد سے زیادہ ہے(**شکل 2.1.1**)۔ علاوہ ازیں گذشتہ برس کی اسی مدت میں بھی 5.2 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی تھی۔

بارشوں کی کمی سے ملک کے پانی کے وسائل پر مزید دباؤ پڑا۔[4] گندم کی کاشت کے وہ علاقے جن کا انحصار آبپاشی کے لیے بارشوں پر ہے، گندم کے کُل زیر کاشت رقبے میں ان کا حصہ 13.2 فیصد ہے، اور کُل پیداوار میں ان کا حصہ 6 فیصد ہے (**جدول 2.1.1**)۔

پھر بھی جنوری 2017ء میں مزید شدید بارشیں فصلی شعبے کے لیے بہت مددگار ثابت ہوئیں۔

جدول 2.1.1: بارانی علاقوں میں گندم کی پیداواری کارکردگی
(اوسط 2010-11ء سے 2014-15ء)

	گندم کا زیرِ کاشت بارانی علاقہ (گندم کی فصل کے کُل رقبے کا فیصد)	بارانی علاقوں سے ہونے والی پیداوار (کل پیداوار کا فیصد)	بارانی علاقوں کی یافت (سیراب رقبے کی یافت کا فیصد)
پنجاب	10.2	4.7	42.9
سندھ	4.7	1.2	24.8
خیبر پختونخوا	55.9	43.0	59.4
بلوچستان	7.9	4.7	57.1
مجموعہ	**13.2**	**6.0**	**42.1**

ماخذ: ایگریکلچرا سٹیٹکس آف پاکستان، وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق

[2] مالی سال 2016-17ء کے وفاقی میزانیے میں حکومت نے فی یوریا بوری 156 روپے اور فی ڈی اے پی کھاد کی بوری کے لیے 300 روپے کی زرِ اعانت کا اعلان کیا تھا، اس کا تخمینہ 27.16 ارب روپے ہے (17.16 ارب روپے یوریا اور 10.8 ارب روپے ڈی اے پی کھاد کے لیے)۔ اس لاگت کا بار وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو مساوی طور پر برداشت کرنا تھا۔ علاوہ ازیں، حکومت نے یوریا پر جی ایس ٹی کو بھی 17 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا۔ اِن اقدامات سے یوریا اور ڈی اے پی کی قیمتوں میں بالترتیب 28 اور 27 فیصد کمی ہوئی۔

[3] جاری ربیع کے موسم میں زرعی شعبے کو خام قرضے کی فراہمی میں 32 فیصد اضافہ ہوا- اس اضافے میں ترقیاتی اور پیداواری دونوں قسم کے قرضوں نے کردار ادا کیا۔

[4] مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں 90 فیصد کم بارشیں ریکارڈ کی گئیں۔

متوقع پیداوار کے گذشتہ برس کی سطح تک پہنچنے پر م س 17ء بھی ایسا سال ثابت ہو سکتا ہے کہ جس میں گندم کی پیداوار اس کی کھپت سے بڑھ جائے گی۔ اس سے حکومتی ایجنسیوں کے پاس موجود ذخائر میں مزید اضافہ ہو گا۔[5] یہ صورتِ حال ایسے وقت میں سامنے آئی جب تنظیم برائے خوراک وزراعت (ایف اے او) پہلے ہی اس سال گندم میں اضافے کی توقع کر رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں عالمی منڈی میں گندم کی فراوانی میں مزید اضافہ ہو گا، اور اس کے ذخائر سال کے آخر تک 248 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح تک پہنچ جائیں گے۔ اس سے گندم کی عالمی قیمتوں پر کمی کا دباؤ پاکستان کے لیے بھی مشکلات کا باعث بنے گا، کیونکہ اس کی وجہ سے گندم پر بھاری حکومتی زراعانت کے باوجود پاکستان کے لیے اپنی اضافی گندم برآمد کرنا مشکل ہو جائے گا (**شکل 2.1**)۔[6]

شکل 2.1 : گندم کے نرخ

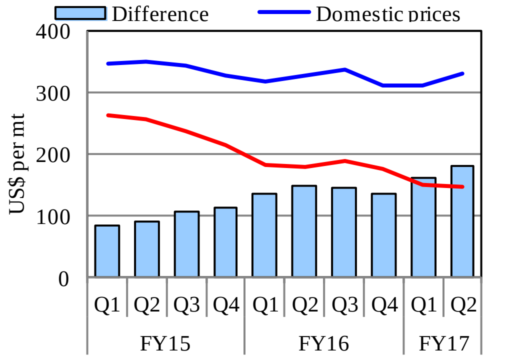

Source: Pakistan Bureau of Statistics and World Bank

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم)

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں 3.9 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی، جو کہ گذشتہ برس کی سطح کے مساوی تھی (**جدول 2.2**)۔ پہلی سہ ماہی میں سست روی کے بعد (**شکل 2.2**)، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں غذا، فولاد، سیمنٹ، دواسازی، آٹو موبائلز اور الیکٹرونکس کی صنعتوں کے ذریعے ایل ایس ایم کی نمو بحال ہوئی۔

شکل 2.2 : بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سال بسال نمو

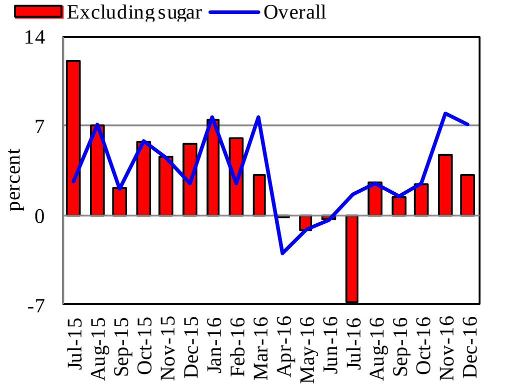

Source: Pakistan Bureau of Statistics

آگے چل کر کئی عوامل ایل ایس ایم کی نمو میں تیزی

---

[5] واضح رہے کہ گذشتہ چند برسوں سے حکومتی اداروں کی تحویل میں گندم کے ذخائر مستقل بڑھ رہے ہیں، اور جنوری 2017ء میں ان کا حجم 8.0 ملین ٹن تک پہنچ چکا ہے، جبکہ آخر جنوری 2014ء میں یہ حجم 3.75 ملین ٹن تھا۔

[6] حکومت فی ٹن 120 ڈالر کے زرِاعانت کے ساتھ 0.9 ملین ٹن گندم برآمد کرنے کی اجازت دے چکی۔ اب تک گندم کی کوئی خاطر خواہ برآمدات نہیں ہوئی کیونکہ پاکستانی گندم کی ایف او بی قیمت (حتیٰ کہ برآمدات پر زراعانت شامل کرنے کے بعد) اب بھی اس کے قریب ترین حریفوں سے خاصی زیادہ ہے۔

کا باعث بن سکتے ہیں۔ ان میں سازگار معاشی پالیساں (کم شرح سود اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر بلند اخراجات)، برآمدی صنعتوں کے لیے حال ہی میں اعلان کردہ مراعات،[7] توانائی کی رسد میں بہتری،[8] صارفین کی طلب،[9] معینہ سرمایہ کاری کے مقاصد کے لیے نجی شعبے کو قرض کی فراہمی میں اضافہ شامل ہیں۔[10] مزید برآں، وہ رکاوٹیں جو م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں نمو کو روکنے کا موجب بنی تھیں، مستقبل میں ان کے دور ہونے کا امکان ہے۔[11]

مگر متعدد عوامل ایل ایس ایم کی تیز تر بحالی کی راہ میں رکاوٹ ہوسکتے ہیں:

(1) جن صنعتوں میں گذشتہ چند برسوں میں تسلسل کے ساتھ نمو دیکھی گئی (جیسے سیمنٹ، گاڑیاں، فولاد اور دواسازی)، یہ صنعتیں پہلے ہی اپنی پیداواری استعداد سے استفادہ کی بلند سطح پر پہنچ چکی ہیں، اس لیے مزید نمو کے لیے پیداواری استعداد میں اضافہ درکار ہوگا؛[12]

---

[7] حکومت نے حال ہی میں برآمدات کو متحرک کرنے کے لیے 180 ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا ہے (مالی سال 17ء کی دوسری ششماہی اور مالی سال 18ء کے لیے)۔ اس پیکیج میں متعدد مراعات بشمول کچھ مخصوص خام مال اور مشینری پر ڈیوٹی اور ٹیکس کا خاتمہ اور برآمدات پر ریبیٹ وغیرہ کی پیشکش کی گئی ہے۔

[8] مالی سال 17 کی پہلی ششماہی کے دوران ایل این جی کی درآمدات 1004 میٹرک ٹن تک بڑھ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے دوران یہ حجم 400 میٹرک ٹن تھا۔ نئے بجلی گھر چشمہ نیوکلیئر پلانٹ (یونٹ-3) سے نظام میں 315 میگاواٹ بجلی شامل ہوئی۔ آگے چل کر ساہیوال میں کوئلے سے بجلی بنانے والا 1320 میگاواٹ کا اور کراچی میں پورٹ قاسم پر 118 میگاواٹ کے پاور پلانٹ منصوبے سے توانائی کی کمی کو پورا کرنے میں مزید آسانی ہوگی۔

[9] مختلف اظہاریوں سے ملک کی صارفی طلب میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے، جیسے: (1) صارفی مالکاری میں اضافہ، پائیدار صارفی اشیا کی فروخت میں اضافہ (گاڑیاں اور برقی مصنوعات)، ایندھن کی کھپت میں اضافہ وغیرہ۔ مزید برآں، جنوری 2017ء میں آئی بی اے-ایس بی پی اعتمادِ صارف اشاریہ (سی سی آئی) کی بلند ترین سطح 174.9 پوائنٹس ریکارڈ کی گئی، جو کہ جولائی 2016ء سے 17 فیصد زیادہ ہے۔

[10] مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اشیاسازی کے شعبے نے معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی مد میں 82.7 ارب روپے حاصل کیے، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم 21.8 ارب روپے تھا۔

[11] ان میں سے چند ایک، سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے کی واپسی (جس کا اعلان مالی سال 17ء کے وفاقی میزانیے میں کیا گیا اور اس کے باعث مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں پیداوار میں کمی واقع ہوئی تھی) اور بنگلہ دیش پر سے پٹ سن برآمد کرنے کی پابندی کا عارضی طور پر اٹھنا (جس نے پٹ سن کی مقامی صنعت کو بری طرح متاثر کیا)۔ اسی طرح، اپنا روزگار اسکیم کے بعد کاروں کی پیداوار میں کمی فروری 2017ء کے بعد ختم ہوجائے گی (کیونکہ اس اسکیم کے تحت فروری 2016ء تک کاروں کی پیداوار جاری رہی تھی)۔

[12] اگرچہ سیمنٹ، فولاد، آٹوموبائلز، اور مشروبات سازی کی صنعت کی متعدد کمپنیوں نے پہلے ہی اپنی پیداواری استعداد میں اضافے کی منصوبہ بندی کرلی ہے، تاہم اس پر عملدرآمد میں وقت لگ سکتا ہے۔

(2) شعبہ ٹیکسٹائل میں اجناس کی عالمی قیمتوں (بالخصوص کپاس) کی بحالی اور حال ہی میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج مثبت پیش رفتیں ہیں۔ لیکن ان سے پوری طرح مستفید ہونے کے لیے اچھی حکمت عملی اور مربوط کاوشیں درکار ہوں گی تاکہ اس شعبے کو نقصان پہنچانے والے مقامی مسائل حل کیے جاسکیں۔[13]

(3) عالمی سطح پر کلیدی خام مال کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں، جس سے سیمنٹ، آٹوموبائل اور خوردنی تیل / گھی کے شعبے کے اشیاساز اداروں کے لیے منافع کا مارجن کم ہونے کا امکان پیدا ہوگیا ہے (**جدول 2.3**)۔

جدول 2.2 : بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سال بسال نمو (جولائی تا دسمبر)

		سال بسال نمو		نمو میں کردار	
	وزن	م س16ء	م س17ء	م س16ء	م س17ء
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	70.3	3.9	3.9		
ٹیکسٹائل	21.0	1.0	0.1	0.30	0.04
سوتی دھاگہ	13.0	1.8	0.4	0.36	0.08
سوتی کپڑا	7.2	0.7	0.2	0.06	0.02
پٹ سن کی اشیا	0.3	-22.6	-38.6	-0.08	-0.10
غذا	12.4	-0.1	6.9	-0.01	1.16
چینی	3.5	-14.2	52.4	-0.43	1.32
سگریٹ	2.1	-10.6	-31.0	-0.23	-0.58
بناسپتی گھی	1.1	4.9	2.3	0.07	0.03
خوردنی تیل	2.2	6.4	-0.5	0.24	-0.02
سافٹ ڈرنکس	0.9	4.0	18.8	0.11	0.52
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	6.8	-1.3	0.45	-0.09
فولاد	5.4	-8.6	15.6	-0.33	0.53
غیر دھاتی معدنیات	5.4	7.1	9.3	0.75	1.02
سیمنٹ	5.3	7.1	9.6	0.75	1.03
آٹوموبائل	4.6	32.4	6.7	1.73	0.45
جیپ اور کاریں	2.8	47.2	-2.7	1.22	-0.10
کھاد	4.4	15.1	3.5	0.90	0.23
دوا	3.6	7.2	7.9	0.60	0.68
کاغذ	2.3	-15.6	5.7	-0.64	0.19
برقی مصنوعات	2.0	-8.2	14.5	-0.14	0.22
کیمیائی مادے	1.7	10.8	-2.7	0.27	-0.07
کاسٹک سوڈا	0.4	26.1	-6.3	0.11	-0.03
چمڑے کی مصنوعات	0.9	6.2	-18.9	0.12	-0.38
بڑے پیمانے اشیاسازی علاوہ چینی	66.8	4.4	2.6	--	--

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شعبہ جاتی جائزہ

سیمنٹ

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی پیداوار میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں یہ نمو 7.1 فیصد تھی۔ اس کی بنیادی وجہ زبردست ملکی طلب ہے، کیونکہ افغانستان کو سیمنٹ کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی ہے، اس کی وجہ ایرانی سیمنٹ کا قدرے

[13] تحقیق وترقی، مصنوعاتی ترقی، اختراع، نئی منڈیوں کی نشاندہی اور ان سے استفادہ، مہارت کی بہتری کی کمی اور نتیجتاً کارکنوں کی کم پیداواریت، متروکہ ٹیکنالوجی کا استعمال، اور کم قدرِ اضافی کی مصنوعات کو زیادہ برآمد کیے جانے جیسے مسائل کے حل کے لیے کوششیں درکار ہیں۔

ستا ہونا اور کچھ رسدی مسائل ہیں (**شکل 2.3**)۔[14] م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی مجموعی فروخت 8.7 فیصد کے اضافے کے ساتھ 19.8 ملین میٹرک ٹن کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی۔[15]

معقول ملکی طلب نے ہی دراصل مقامی اشیا سازوں کو اپنی پیداواری استعداد کا استعمال 80 فیصد سے زائد کرنے کا موقع فراہم کیا۔ نتیجتاً کفایتِ حجم کے مارجن میں بھی بہتری آئی۔ اس صنعت کا منظر نامہ حوصلہ افزا ہے، کیونکہ کئی سیمنٹ ساز مضبوط طلب کی توقعات کے پیش نظر استعداد میں توسیع کا اعلان کر چکے ہیں (نجی ہاؤسنگ اسکیموں، ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات میں اضافے اور سی پیک سے متعلقہ منصوبوں پر توجہ بڑھنے سے)۔[16]

فولاد

ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں میں زبردست اضافے سے فولاد اور منسلکہ مصنوعات کی طلب میں بھی اضافہ ہوا۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی پیداوار 15.6 فیصد

جدول 2.3: کلیدی خام مال کی عالمی قیمتیں

اجناس	امریکی ڈالر*	تبدیلی (فیصد میں)		
		3 ماہ	6 ماہ	12 سالہ
کوئلہ (ایم ٹی)	87.2	28.9	45.2	76.9
پام آئل (ایم ٹی)	711.8	2.8	21.8	36.7
سویابین تیل (ایم ٹی)	800.3	10.7	19.5	18.2
کپاس (پونڈ)	71	3.1	8.3	8.7
تانبا (ایم ٹی)	251	12.9	12.3	16.1
فولاد (پونڈ)	633	27.6	2.9	61.9
لوہا (ایم ٹی)	79.7	40.7	41.0	101.4
ربڑ (کلو)	200	43.9	54.8	69.9
خام تیل				
برینٹ (بی بی ایل)	52.6	16.8	19.0	43.9
ڈبلیو ٹی آئی (بی بی ایل)	54.9	21.5	22.9	47.5
عرب لائٹ (بی بی ایل)	52.6	23.3	21.6	56.4

*31 دسمبر 2016ء تک

ماخذ: بلومبرگ، آئی ایم ایف، عالمی بینک

شکل 2.3 : سیمنٹ کی فروخت (جولائی تا دسمبر)

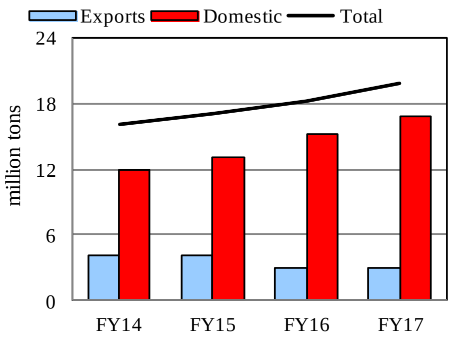

Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

14 انتظامِ سرحد کے نظام پر عملدرآمد اور چند دیگر مسائل، اور نتیجتاً سیمنٹ (جس کی محفوظ رہنے کی مدت محدود ہوتی ہے) کی ترسیل میں تاخیر نے افغانی خریداروں کو ایرانی سیمنٹ کی خریداری پر مجبور کیا۔

15 مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں ملکی فروخت دوہندسی نمو کے ساتھ 11 فیصد ہوگئی اور 16.9 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔ دوسری جانب اس عرصے کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں 4 فیصد کمی ہوئی۔

16 مجوزہ انفراسٹرکچر مالکاری بینک (بین الاقوامی مالی اداروں کی شراکت سے نجی شعبے میں میگا انفراسٹرکچر منصوبوں کی مالکاری کے لیے) کا قیام ملک میں جاری تعمیراتی سرگرمیوں کا تسلسل یقینی بنانے میں مفید ہوگا۔

بڑھی (**شکل 2.4**)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ فولاد کی پیداوار میں یہ نمو چین سے سستی درآمدات کی بہتات کے باوجود حاصل ہوئی (جس سے مقامی صنعت کے مارجن سکڑ گئے تھے)۔

شکل 2.4 : فولاد کی نجی پیداوار میں رجحانات

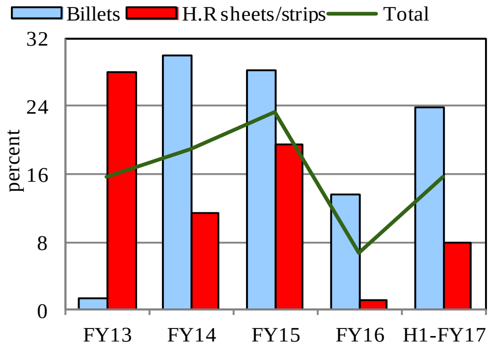

Source: Pakistan Bureau of Statistics

عالمی سطح پر قیمتوں کی بحالی سے مقامی صنعتکاروں کو بھی اپنی قیمتیں بڑھانے کا موقع ملا، جس سے اس صنعت کو کچھ تقویت ملی۔[17] ساتھ ہی توانائی کی فراہمی میں بہتری سے اس صنعت کو اپنی استعداد بہتر طور پر بروئے کار لانے میں مدد ملی۔

جدول 2.4: گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت

	م س17ء کی پہلی ششماہی		م س16ء کی پہلی ششماہی		نمو فیصد میں: م س17ء کی پہلی ششماہی		نمو فیصد میں: م س16ء کی پہلی ششماہی	
یونٹس	پیداوار	فروخت	پیداوار	فروخت	پیداوار	فروخت	پیداوار	فروخت
کاریں	90,222	85,901	92,514	89,824	-2.5	-4.4	48.0	53.0
علاوہ اپنا روزگار اسکیم	79,803	76,288	72,847	70,308	9.5	8.5	31.5	35.1
ٹرک	3,806	3,304	2,326	2,194	63.6	50.6	31.8	34.7
بسیں	669	577	499	451	34.1	27.9	65.8	76.9
ایل سی ویز، وینز اور جیپیں	12,548	11,427	21,423	21,474	-41.4	-46.8	144.6	164.2
علاوہ اپنا روزگار اسکیم	2,829	2,533	2,552	2,522	10.9	0.4	20.0	39.9
ٹریکٹر	21,336	20,933	13,064	12,375	63.3	69.2	-45.9	-40.7
موٹر سائیکلیں اور رکشے	790,240	789,879	657,283	651,338	20.2	21.3	86.2	84.1

ماخذ: پاکستان آٹو موٹو مینو فیکچررز ایسو سی ایشن

یہ صنعت مضبوط ملکی طلب کی توقعات کے تناظر میں توسیع کے لیے بھی پر تول رہی ہے۔ مثلاً، چند بڑے فولاد ساز اپنی پیداواری استعداد دگنی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے انرجی مکس کو متنوع بنا رہے ہیں اور درآمدی خام مال پر انحصار کو کم سے کم کر رہے ہیں، چین سے درآمدی فولادی مصنوعات پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد ہونے سے مقامی صنعت کے منظر نامے میں مزید بہتری آئی۔

[17] عالمی سطح پر قیمتوں میں اضافے کے بعد ملکی فولاد کی قیمتوں میں بھی فی ٹن 3000 سے 5000 روپے کا اضافہ ہوا۔

آٹوموبائل

م س17ء کی پہلی ششماہی میں آٹوموبائل شعبے میں سال بسال بنیاد پر 6.7 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس یہ اضافہ 32.4 فیصد تھا۔ گذشتہ برس 'اپنا روزگار اسکیم' کے تحت گاڑیوں کی زائد پیداوار، نمو میں اس کمی کی وضاحت کرتی ہے۔[18] اس اسکیم کے تقاضے پورے کرنے کے لیے گاڑیوں کی صنعت میں م س17ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال بنیاد پر 11.0 فیصد کی معقول نمو ہوئی (**جدول 2.4**)۔ نمو میں یہ اضافہ بڑی حد تک کمرشل گاڑیوں (ٹریکٹر، ٹرک اور بسوں) کی فروخت میں اضافے کے باعث ہوا۔

ٹریکٹروں کی نمو میں بھرپور اضافے کی بنیادی وجہ کاشتکاروں کی قوتِ خرید بڑھنا ہے، اس کا سبب چاول اور کپاس کی بہتر قیمتیں؛ کسان پیکیج کے سلسلے میں رقم کی فراہمی؛ بنیادی خام مال جیسے کھاد پر زرِ اعانت اور ٹریکٹروں پر سیلز ٹیکس میں کمی ہے۔ اسی طرح سڑکوں کے انفرااسٹرکچر میں توسیع، اور تجارتی اور معاشی سرگرمیوں میں اضافے سے بسوں اور ٹرکوں کی پیداوار میں بھی نمو ہوئی۔

آگے چل کر موجودہ اشیاسازوں کی جانب سے نئے ماڈلز (مثلاً، سیلریو، آلٹو660 سی سی، ریوو، فورچونر، سیاز اور ویٹارا) کے اجرا؛ 'کیا موٹرز' اور ہونڈائی جیسے جامد فریقوں کی بحالی اور نئے فریقوں کی آمد سے اس صنعت کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔

کھاد

گذشتہ برس کھاد کے ذخائر میں اضافے نے اس سال کی پیداوار کو متاثر کیا، کیونکہ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 3.5 فیصد کی نمو ہوئی، جو کہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والے 15.1 فیصد اضافے سے خاصی کم ہے۔
م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں (کم قیمتوں کی وجہ سے) فروخت میں کچھ بحالی ہونے کے باوجود دسمبر 2016ء کے آخر تک کھاد کے ذخائر ایک ملین ٹن کی سطح تک بڑھے رہے۔[19]

آگے چل کر حکومت کی جانب سے کھاد پر زرِ اعانت برقرار رکھنے کے فیصلے کے تناظر میں ملکی طلب مستحکم رہنے کی توقع ہے۔[20] مزید برآں، پیداوار کو بھی فائدہ ہوگا، کیونکہ اس صنعت کو معقول گیس مل رہی ہے۔

---

[18] اپنا روزگار اسکیم کے تحت گذشتہ برس کاروں کی پیداوار میں اضافہ ہوا تھا، اس کا اثر فروری 2017ء میں ختم ہونے والا ہے۔ اس سے مستقبل میں شعبہ ہٰذا کی نمو کو معمول پر لانے میں مدد ملے گی۔

[19] ستمبر 2016ء کے آخر تک یوریا کے ذخائر 1.3 ملین ٹن تک پہنچ گئے۔

دواساز ادارے

گذشتہ برس سے دواسازی کی صنعت میں نمو کا تسلسل رہا، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 7.9 فیصد کی نمو ہوئی۔ اس صنعت کی نمو میں گذشتہ برس قیمتوں میں اضافے، خام مال کی لاگتوں میں کمی (یورو کی قدر میں کمی کے باعث)، اور شعبے میں جاری استحکام جیسے عوامل مددگار ثابت ہوئے۔[21, 22] متعدد عوامل بشمول صحت کی سہولتوں کی موجودہ صورتِ حال اور شعبے پر حکومت کی بڑھتی ہوئی توجہ، آبادی میں نسبتاً زائد اضافہ، ڈرگ پرائسنگ پالیسی کے بعد زیادہ شفافیت، اور نئی مصنوعات (جیسے ڈینگی ویکسین) کا آغاز صنعت کی نمو کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔

برقی مصنوعات

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے میں تیزی سے بہتری آئی اور 14.5 فیصد کی نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 8.2 فیصد کی کمی دیکھی گئی تھی۔ پائیدار صارفی اشیا جیسے ریفریجریٹرز (25.0 اضافہ) اور ڈیپ فریزرز (54.4 فیصد اضافہ) نے اس بہتر کارکردگی میں بنیادی کردار ادا کیا۔

مزید یہ کہ آئندہ مہینوں میں توانائی کی رسد میں اضافہ، کم شرح سود کی بنا پر صارفی مالکاری میں اضافہ، دیہی آبادی کی منڈی تک رسائی میں بہتری، اہم فریقوں کے لیے توسیعی منصوبے، اور بیرونی سرمایہ کاری، تمام ہی عوامل صنعت کی پائیدار نمو اور ترقی کا مظہر ہیں۔[23]

غذا

م س 16ء کی پہلی ششماہی میں غذائی شعبے میں 0.1 فیصد کی کمی ہونے کے بعد م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے میں 6.9 فیصد کی نمو ہوئی۔ ایک جانب سگریٹ سازی میں مستقل کمی (م س 17ء کے میزانیے میں ایف ای ڈی کے نفاذ کے ردعمل میں) ہوتی رہی، تو دوسری طرف چینی کی پیداوار میں زائد اضافے نے غذائی شعبے کی مجموعی نمو کو سہارا دیا۔

---

[20] اگرچہ مالی سال 17ء میں حکومت نے 0.3 ملین ٹن یوریا برآمد کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن اس کی زائد لاگت نے برآمدات کو مشکل بنا دیا، ملک میں یوریا کی قیمتیں اب بھی عالمی قیمتوں سے 6 فیصد زیادہ ہیں۔

[21] آئی سی آئی پاکستان لمیٹڈ پاکستان میں 1949ء سے کام کرنے والی کثیر الملکی دواساز کمپنی ویتھ پاکستان لمیٹڈ کے اثاثے خریدنے کے عمل سے گزر رہی ہے۔ اور مارٹن ڈاؤ لمیٹڈ نے مرک کے جی اے اے کے پاکستان میں آپریشنز کو حاصل کر لیا ہے۔

[22] مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں اس صنعت کے لیے خام مارجن 30 فیصد سے تجاوز کر گیا (ماخذ: فہرستی کمپنیوں کی مالی رپورٹیں)۔

[23] ترک کمپنی آرجیلک (Arcelik) نے حال ہی میں ہوم اپلائنس کمپنی ڈولنس پاکستان کو 258 ملین ڈالر میں خرید ا ہے۔

گنے کی فصل میں بہتری اور ملکی سطح پر چینی کی قیمتوں میں اضافے سے گنے کی کچل کاری میں اضافہ ہوا۔[24] اس کے ساتھ حکومت نے 0.225 ملین ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی ہے۔[25] م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی سطح پر چینی کی قیمتوں میں سال بسال اضافے کے پیش نظر اب یہ برآمدات قابل عمل بن چکی ہیں (**شکل 2.5**)۔ اس کے ساتھ اشیاسازوں نے ذیلی مصنوعات (بنیادی طور پر گنے کا پھوک اور ایتھنول) کے ذریعے توانائی کی پیداوار پر اپنی توجہ بڑھادی ہے۔

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سافٹ ڈرنکس میں 18.8 فیصد اضافہ ہوا، جو کہ اس ضمن میں گذشتہ 5 برسوں کی اوسط نمو 16 فیصد سے زیادہ ہے۔ سافٹ ڈرنکس بنانے والی ایک بڑی کمپنی نے حال ہی میں اپنی پیداوار اور ترسیلی استعداد میں توسیع کے لیے 200 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی۔ دوسری جانب خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں میں تغیر پذیری اور نقصان دہ اور غیر معیاری تیل کے خلاف مہم کے باعث نباتی گھی اور خوردنی تیل کی پیداوار میں کمی آئی۔

شکل 2.5 : شکر کے نرخوں کا رجحان

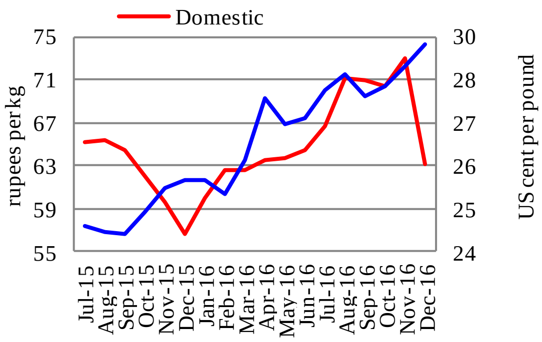

Source: Pakistan Bureau of Statistics and World Bank

ٹیکسٹائل

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل صنعت کی نمو واجبی یعنی 0.1 فیصد رہی جبکہ یہ شرح گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 1.0 تھی۔ برآمد میں کمی اور ساختی رکاوٹیں اس شعبے کی راہ میں حائل رہیں۔ اگرچہ حکومت کی جانب سے اس شعبے کے لیے حال ہی میں ایک فراخدلانہ برآمدی پیکیج کا اعلان کیا گیا، تاہم اسے شعبے کی کارکردگی پر خاطر خواہ اثرات مرتب کرنے میں وقت لگے گا۔

[24] اگرچہ گنے کی پیداوار بلند ترین سطح 71 ملین ٹن تک پہنچنے کا امکان ہے، تاہم مالی سال 17ء جولائی تا جنوری کے دوران ملک میں چینی کی قیمتوں میں 11 فیصد اضافہ ہوا۔

[25] چینی کی قیمتوں اور ذخائر / برآمدات کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لیے بین الوزارتی کمیٹی کا اجلاس ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں ہوتا ہے۔ 15 دسمبر 2016ء کو ملک میں چینی کی قیمتیں مقررہ سطح سے بڑھ جانے پر کمیٹی نے اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) کو اس کی مزید برآمدات سے روک دیا۔

دیگر شعبے

م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات میں 1.3 فیصد کی کمی ہوئی جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں اس میں 6.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ بہتر معیار کی پیٹرولیم مصنوعات کے لیے پالیسی میں تبدیلی کے اثرات اس شعبے کی نمو میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ لکڑی، انجینئرنگ اور چمڑے کی صنعتوں کے لیے سستی درآمدی مصنوعات کا مقابلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

2.4 خدمات

اب تک کی دستیاب جزوی معلومات سے اندازہ ہوتا ہے کہ شعبہ خدمات کی نمو مناسب ہے۔ مثلاً، زراعت کی متوقع بحالی، بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں مستحکم نمو اور درآمدات میں مضبوط نمو، یہ تمام عوامل تھوک اور خردہ تجارت کے منظرنامے کو حوصلہ افزا قرار دیتے ہیں، جو کہ شعبہ خدمات کا سب سے بڑا ذیلی شعبہ ہے۔

جدول 2.5: شعبۂ بینکاری کی کارکردگی (جولائی تا دسمبر)

ملین روپے

	2015ء	2016ء
قبل از ٹیکس منافع / خسارہ	157.8	151.8
سرمایہ کاری (خالص)	671.6	-312.2
قرضے (تموین نکال کر)	263.7	319.0
امانتیں	419.3	773.7

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اسی طرح م س 17ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بسوں اور ٹرکوں کی طلب میں بالترتیب 27.9 اور 50.6 فیصد کا اضافہ ہوا، اس امر سے اپنا روزگار اسکیم کے عروج پر پہنچ جانے کا اثر جزوی طور پر زائل ہوا۔ ساتھ ہی ملک میں ایندھن کی کھپت میں تیزی سے اضافہ ہوا، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال بنیاد پر پیٹرول کی فروخت میں 20.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ڈیزل کی کھپت میں 15.1 فیصد اضافہ ہوا، یہ دونوں عوامل ملک میں تجارتی سرگرمیوں میں اضافے کی غمازی کرتے ہیں۔

دوسری جانب مواصلات سے متعلق زیادہ تر اظہاریے دھیمے رہے، ماسوائے تھری جی / فورجی کی سبسکرپشن کے (جس میں م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 27 فیصد اضافہ ہوا)۔ مزید برآں اس عرصے کے دوران پی ٹی سی ایل کے مجموعی کھاتے گذشتہ برس کے 1.3 ارب روپے کے خسارے کے مقابلے میں خالص خسارہ (1.5 ارب روپے) ظاہر کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ پی ٹی سی ایل کے ذیلی موبائل ادارے کی جانب سے ہونے والا خسارہ اور رضاکارانہ طور پر ملازمت سے دستبرداری کی اسکیم پر آنے والی اضافی لاگت ہے۔

مالیات اور بیمہ کے شعبے میں بینکاری شعبے کا منافع (قبل از ٹیکس) گذشتہ برس سے کم رہا(**جدول 2.5**)۔ اس سے قطع نظر نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں میں رواں برس مستحکم اضافہ ہوا۔ لہٰذا، مجموعی طور پر ہمیں شعبہ خدمات میں گذشتہ برس ہی کی رفتار سے نمو ہونے کی توقع ہے۔